45819 ـ والدہ كا دودھ پينے والی عورت كی بيٹی سے شادی كرنا

سوال

ايك عورت نے ميری والدہ كا دو بار دودھ پيا، اور اس عورت كے ساتھ ميری بڑی بہن نے دودھ پيا اور ميں اس وقت پيدا بھی نہيں ہوا تھا، ميری والدہ كا دودھ پينے والی عورت كی شادی ہوئی اور اب اس كی ايك بيٹی ہے تو كيا ميرے ليے اس سے شادی كرنا حلال ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جب كوئی عورت كسی بچے كو دودھ پلائے تو يہ بچہ اس كا رضاعی بيٹا بن جاتا ہے، اور اس كی سارى اولاد كا رضاعی بھائی بن جائيگا، چاہے وہ اس سے قبل پيدا ہوں يا بعد ميں.

اس بنا پر جس عورت نے آپ كی والدہ كا دودھ پيا وہ آپ كی رضاعی بہن ہوئی اور آپ اس كی سارى اولاد كے رضاعی ماموں بن گئے، اس ليے آپ كا اس كی بيٹی سے شادی كرنا حرام ہوا كيونكہ آپ اس كے رضاعی ماموں ہيں.

اور نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" رضاعت سے بھی وہی كچھ حرام ہو جاتا ہے جو نسب سے حرام ہوتا ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (2645) صحيح مسلم حديث نمبر (1447).

اور نسب كے اعتبار سے ماموں كے ليے حرام ہے كہ وہ اپنی بہن كی بيٹی سے شادی كرے، تو اسی طرح رضاعی ماموں كے ليے حرام ہوئی.

ليكن يہ جاننا ضرورى ہے كہ حرمت اس رضاعت سے ثابت ہوتی ہے جو پانچ معلوم رضاعت ہوں، كيونكہ حديث سے ثابت ہے كہ:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بيان كرتی ہيں كہ:

" قرآن مجيد ميں دس معلوم رضعات نازل ہوئی تھيں، پھر انہيں پانچ معلوم رضاعت كے ساتھ منسوخ كر ديا گيا ... "

صحيح مسلم حديث نمبر (1452).

آپ نے سوال میں ذکر کیا ہے کہ اس عورت نے آپ کی والدہ کا دو بار دودھ پیا ہے، اس لیے ہمارے یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ رضعت کیا ہے جس کے پانچ ہونے پر حرمت ثابت ہوتی ہے.

رضعہ کی تعریف کرتے ہوئے ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بلاشك و شبہ رضعة رضاع کا اسم مرة ہے یعنی ایك بار دودھ پینے کو رضعہ کہتے ہیں: جس طرح ضربۃ و جلسۃ و اکلۃ ہے لہذا جب بھی بچہ پستان منہ میں ڈال کر چوسے اور پھر بغیر کسی سبب کے خود ہی چھوڑ دے تو یہ ایك رضاعت کہلاتی ہے.

کیونکہ شریعت میں یہ مطلقا وارد ہے، اس لیے اسے عرف پر محمول کیا جائیگا، اور عرف یہی ہے، سانس لینے یا تھوڑی سی راحت کے لیے یا پھر کسی اور چیز کی وجہ سے رك جانا اور پھر جلد ہی دودھ دوبارہ پینا شروع کر دینا اسے ایك رضاعت سے خارج نہیں کرتا.

جس طرح کھانے والا شخص جب اس سے کھانا چھوڑ کر پھر جلد ہی دوبارہ شروع کر دیتا ہے تو دو بار کھانا نہیں کہتے بلکہ یہ ایك ہی ہے، امام شافعی کا مسلك یہی ہے...

اگرچہ وہ ایك پستان سے دوسرے پستان میں منتقل ہو جائے تو بھی ایك ہی رضاعت ہو گی " انتہی

دیکھیں: زاد المعاد (5 / 575).

مزید آپ سوال نمبر (2864) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اس سے یہ واضح ہو گیا کہ بعض اوقات پانچ رضعات ایك ہی مجلس میں پوری ہو جاتی ہیں.

اس لیے اگر تو اس عورت نے آپ کی والدہ کا اس طرح پانچ رضعات دودھ پیا ہے تو آپ کے لیے اس کی بیٹی سے شادی کرنا حلال نہیں، کیونکہ آپ اس کے رضاعی ماموں لگتے ہیں.

اور اگر یہ رضاعت پانچ سے کم ہے تو اس سے حرمث ثابت نہیں ہوتی لہذا آپ کے لیے اس کی بیٹی سے شادی کرنا جائز ہو گا.

اور اگر رضعات کی تعداد میں شك پیدا ہو کہ پانچ رضاعت ہوئی ہیں یا نہیں ؟ تو شك کی بنا پر حرمت ثابت نہیں ہو گی.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر رضاعت كے وجود ميں يا پھر رضاعت كى تعداد ميں شك پيدا ہو جائے كہ آيا اس نے دودھ پيا ہے يا نہيں يا رضاعت كى تعداد مكمل كى ہے يا نہيں ؟

تو اس سے حرمت ثابت نہيں ہو گى؛ كيونكہ اصل عدم رضاعت ہے، اس ليے يقين كو شك سے زائل نہيں كيا جا سكتا " اھـ

مزيد آپ سوال نمبر (13357) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

واللہ اعلم .